فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۱ اخاء ۱۳۴۴ ھش ۔ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔

ربوہ ۲۰ اکتوبر ½۸ بجے صبح

کل حضور کو بازو اور کولہے کے پھوڑوں کی تکلیف اور بے چینی رہی۔ نیز ضعف بھی رہا۔ رات بارہ بجے تک حضور جاگتے رہے۔ بعد میں وقفہ وقفہ سے نیند آتی رہی۔ حرارت بھی تیز ہوگئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پھوڑے مندمل ہونا شروع ہوگئے ہیں۔

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ خدا پر ایمان ہی تھا جس نے صحابہ کرامؓ سے عظیم الشان کام کرائے

انہوں نے اپنی عملی حالت سے دکھا دیا کہ انہوں نے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے

"مَیں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے انہوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی، ملک چھوڑا، جائدادیں چھوڑیں، احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا۔ اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر کے دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا ...... صحابہؓ نے ایمانی قوت سے سب کو جیت لیا۔ انہوں نے جب ایک شخص کی آواز سنی جس نے باوجودیکہ اُمّی ہونے کی حالت کے پرورش پائی تھی مگر اپنے صدق اور امانت اور راستبازی میں شہرت یافتہ تھا جب اسؐ نے کہا کہ مَیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی ساتھ ہوگئے اور پھر دیوانوں کی طرح اس کے پیچھے چلے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ وہ صرف ایک ہی بات تھی جس نے ان کی یہ حالت بنا دی اور وہ ایمان تھا۔ یاد رکھو خدا پر ایمان بڑی چیز ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۱۵۴)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال ہمارے سالانہ جلسہ کا انعقاد ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل ہونا قرار پایا ہے۔

احباب ابھی سے جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری کریں۔ مفصل پروگرام جلسہ سالانہ پھر شائع کیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

— جہلم — بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد بخش صاحب کھاریاں کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح مورخہ ۹ جولائی ۶۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولوی مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

بارات جس میں احمدی احباب کے علاوہ بہت سے دیگر احباب بھی شامل تھے ۱۷ اکتوبر کو ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ بس جہلم سے روانہ ہوئی۔ اور اسی دن ۴ بجے شام کھاریاں سے واپس جہلم آگئی۔

۱۸ اکتوبر کو مکرم ماسٹر عبدالرحیم صاحب والد مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ (سید بشیر احمد قائد خدام الاحمدیہ جہلم)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۵ء

کیا بھارت کی حکومت لادینی جمہوریت ہے

مسٹر قاسم نے جو مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے وزیر بے محکمہ اور اہل کشمیر کے نزدیک قومی غدار ہیں نیویارک سے واپسی کے دوران میں برلن میں ایک بیان میں کہا ہے کہ

"اگر ہم کشمیر میں استصواب قبول کرلیں تو ہندوستان میں رہنے والے چھ کروڑ مسلمانوں کے لئے ایک خطرناک مسئلہ پیدا ہوجائے گا۔"

اس سے بڑھ کر ہندوستان کی ہجو ممکن نہیں۔ اس بات سے قطع نظر کہ کشمیر کی آزادی کے مسئلہ میں ہندوستانی لیڈر طرح طرح کی بے تکی اور غیر متعلقہ باتیں کہہ رہے ہیں اور لاطائل دلائل سے دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش ناکام کر رہے ہیں۔ یہ دیکھئے مسٹر قاسم نے گود میں بیٹھ کر کس طرح بھارتی لیڈروں کی ڈاڑھی نوچ ڈالی ہے۔ اور کس صفائی کے ساتھ ہندوستانی حکومت کے گھناؤنے چہرے سے لادینی جمہوریت کا پردہ چاک چاک کر ڈالا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہندوستان کی حکومت ایک نہایت ظالم اور پرلے درجہ کے متعصب گروہ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور جب تک کشمیر کو اس کالی ماتا کے بھینٹ نہ چڑھایا جائے۔ اس وقت تک مسلمانوں کی اس لادینی جمہوری حکومت میں خیر نہیں۔

یہ تو ہے مسٹر قسم کی رائے مگر حقیقت یہ ہے کہ جب تک یہ متعصب گروہ وہاں برسراقتدار رہتا ہے کسی اقلیت کی خیر نہیں۔ نہ وہاں سکھ محفوظ ہیں نہ بودھی اور نہ جینی اور نہ عیسائی اور نہ دکن کے باشندے اور نہ وہ کروڑوں انسان جن کو صرف ہندو اکثریت ثابت کرنے کے لئے تو ہندو کہا جاتا ہے۔ لیکن دراصل ان کو ہندوؤں کے بے دام غلام سمجھا جاتا ہے کہ ہندو جس طرح چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں۔ تقریباً پندرہ کروڑ اچھوت اقوام جو ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک اچھوت جب عیسائی یا مسلمان ہوجاتا ہے۔ تو اس کا اچھوت پن ختم ہوجاتا ہے۔ اور وہ ترقی کرکے زندگی کے ہر شعبہ میں دوسرے عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ ایک ہی معاشرہ کا مساوی جزو بن جاتا ہے۔ لیکن نام نہاد ہندو دھرم میں رہتے ہوئے وہ قطعاً کوئی انسانی درجہ حاصل نہیں کرسکتا۔ وہ نسلاً بعد نسلٍ اچھوت کا اچھوت رہتا ہے۔ خواہ وہ تہذیب اور تعلیم میں کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے۔ ہندو معاشرہ میں اس کو قطعاً کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ کتوں بلیوں سے بھی کمتر سمجھا جاتا ہے ایک کتا اگر سورن ہندو کا برتن چاٹ جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مگر اچھوت کا سایہ بھی برتن پر پڑ جائے۔ تو وہ ناقابل استعمال ہوجاتا ہے۔ جب تک پنڈت منتروں سے اس کو دوبارہ پوتر نہ کیا جاوے۔

یہ تو ہندو کہلانے والے اچھوتوں کا معاملہ ہے۔ جو لوگ ہندومت کو نہیں مانتے مثلاً جینی۔ بودھی۔ سکھ۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ ان کی حالت تو اچھوتوں سے کہیں بدتر ہے۔ ان کو صرف اچھوت نہیں کہا جاتا بلکہ ملیچھ کہا جاتا ہے۔ ابوالکلام آزاد سے لے کر حسین احمد مدنی تک اور ذاکر حسین سے لے کر مسٹر قاسم تک سب کے سب لال بہادر شاستری کے نزدیک ملیچھ ہیں بلکہ برطانیہ۔ مسٹر ولسن اور مسٹر جانسن ذرا شاستری کے برتن کو ہاتھ لگا کر تو دیکھیں ایسی کالی ماتا کے ایک کشمیر تو کیا اگر ساری دنیا کو بھی بھینٹ چڑھا دیا جائے تو پھر بھی نہ صرف چھ کروڑ مسلمانوں، کروڑوں اچھوتوں اور کروڑوں دوسری اقوام عیسائی جینی۔ بدھوں کا مسئلہ موجودہ ہندوستانی لیڈروں کی حکومت میں خطرناک مسئلہ ہی بنا رہے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ بھارت دنیا جہان میں انوکھی لادینی جمہوریت ہے۔ اس لادینی جمہوریت میں مسلمان اور عیسائی گائے ذبح نہیں کرسکتے۔ ورنہ اونچ جاتی اول تو خود ان پر ہلہ بول دیں گے۔ اور ان کے مکان اور دوکانیں جلا کر راکھ کر دینگے اور اگر ایسا نہ ہوسکے۔ تو پھر قانون کی چکی میں دل دیئے جائیں گے۔ کیا مسٹر قاسم کشمیر میں گائے کا گوشت استعمال کرسکتے ہیں؟ پھر کیا حکومتی رسومات میں سرسوتی کی پوجا پر اعتراض کرسکتے ہیں؟ الغرض کیا مقبوضہ کشمیر سمیت ہندوستان کے چھ کروڑ سے زائد مسلمانوں کے لئے اب بھی خطرناک مسئلہ موجود نہیں ہے؟ اگر کشمیری اپنا حق خود ارادیت استعمال کرکے پاکستان سے الحاق کرلیں تو کیا اس طرح کم از کم چالیس لاکھ مزید مسلمان سورن ہندوؤں کی غلامی سے آزاد نہیں ہوجائیں گے۔

الغرض مسٹر قاسم نے برلن میں مندرجہ بالا بیان دے کر ساری دنیا کو بتا دیا ہے۔ کہ ہندوستان میں برسراقتدار گروہ پرلے درجہ کا فاشی گروہ ہے۔ جو عدل و انصاف کے جذبات سے بالکل عاری ہے جو لادینی جمہوریت کو محض اپنے گھناؤنے چہرے کا نقاب بنائے ہوئے ہے۔ اور دنیا کو فریب دے رہا ہے۔ جو بڑی اقوام بھارت کا تن و توش دیکھ کر اس کو اٹھانا چاہتی ہیں۔ ان کو بھی غور کرنا چاہیئے کہ وہ جو امداد بھارت کو دے رہی ہیں۔ وہ کس غرض سے استعمال ہو رہی ہے۔ اور وہ کس ظالم مگر بزدل قوم کو ہندوستان ہی نہیں بلکہ ارد گرد کے ہمسایوں پر مسلط کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ اقوام تو سمجھتی ہیں کہ وہ اتنے بڑے ملک کو اپنے حلقہ میں لے کر ایشیا میں اپنا اثر قائم کر رہی ہیں۔ حالانکہ وہ دراصل ایک نہایت خود پسند اور بزدل سورن ہندوؤں کے گروہ کو تقویت پہنچا رہی ہیں۔ جس سے خود اس ملک کی اقوام بھی نفرت کرتی اور اس کا جُوا اپنی گردن سے اتار دینا چاہتی ہیں۔ تمام جنوبی علاقہ۔ تمام اچھوت اقوام جینی۔ بدھی۔ عیسائی۔ سکھ اور مسلمان اس گروہ کے ظلم و ستم سے نالاں ہے۔ جس نے جمہوریت کو ایک مضحکہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ جو اپنی ہٹ پرستانہ رسومات کو تمام ہندوستان کے رہنے والوں پر بالجبر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ جو مکاری سے تمام اقلیتوں کو مٹا دینا چاہتا ہے اور بالجبر رام راجیہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ ایسی خود غرض قوم کے نفسیات کو نظر انداز کرکے بھارت کی مدد کرنا آخر میں خود ان اقوام کے لئے بھی باعث شرمندگی اور باعث خطرہ بن سکتا ہے۔ ہم کسی مذہب کے خلاف نہیں ہیں۔ موجودہ ہندو ازم مذہبی اخلاق سے بالکل عاری ہے وہ عملاً ایک فاشی نظام ہے۔

اٹھارہ سال کے عرصہ میں اس قوم نے اپنے شنیع عزائم کو جس طرح نمایاں کیا ہے۔ وہ ان بڑی اقوام سے اوجھل نہیں ہوسکتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان پر بھارت کے حالیہ مکارانہ اور بزدلانہ حملہ نے تو اس قوم کے حقیقی فطرت سے بالکل پردہ اٹھا کر رکھ دیا ہے اور برطانیہ اور امریکہ کو اب اچھی طرح واضح ہوگیا ہے کہ یہ قوم اخلاق اور شرافت سے کتنی عاری ہے اور دنیا میں بطور قوم کے وہ کتنی پست اور نیچ ہے

یہ ایک مجھ سے خدمتِ اسلام ہوگئی

یہ بات آج ہند میں بھی عام ہوگئی
رسوا متاعِ کفر۔ سرِ بام ہوگئی

مَیں نے جو اس کی راہ میں مرنا کیا قبول
یہ موت میری زیست کا پیغام ہوگئی

کعبہ پہ سومنات نے یورش تو کی ضرور
لیکن قتیلِ گردشِ ایام ہوگئی

وہ سامنے جو آئے تو صبحیں چمک اٹھیں
اوجھل ہوئے نگاہ سے تو شام ہوگئی

اختر میں پیشِ کفر بھی کھلتے رہا عَلَم
یہ ایک مجھ سے خدمتِ اسلام ہوگئی

عبدالسلام اختر ایم اے
بھیا لیاں

جماعتِ احمدیہ اور جہاد بالسیف

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

" اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جن اُمور کو اسلام نے ایمان کا اہم ترین حصّہ قرار دیا ہے ان میں سے ایک جہاد بھی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص جہاد کے موقع پر پیٹھ دکھاتا ہے وہ جہنّمی ہے۔"

" جیسے نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح دین کی خاطر ضرورت پیش آنے پر لڑائی کرنا بھی فرض ہے۔"

(تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اسلام نے مومن کو مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ دن رات اسے جہاد میں گذارنے کا حکم دیا ہے۔ جہاد کے اقسام ہیں اور مسلمان ایک یا ایک سے زیادہ قسموں کے جہاد میں ہمہ وقت مصروف رہتا ہے نفس کی اصلاح بہترین جہاد ہے بلکہ سب قسم کے جہادوں کا سرچشمہ ہے کیونکہ اگر انسان کا اپنا نفس اصلاح یافتہ نہیں تو وہ دوسروں کی اصلاح کا بیڑا کیسے اٹھا سکتا ہے نیز اسے شرپسندوں کے مقابلہ میں دفاعی کارروائی میں پورے طور پر آسمانی تائید کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ اپنے نفس کے جہاد کے علاوہ دینِ حنیف کی اشاعت بھی بڑا جہاد ہے۔ قرآن مجید نے سورۃ الفرقان میں اسے جہادِ کبیر قرار دیا ہے۔ پھر جب دشمن تلوار کے زور سے حق کو مٹانے کے لئے حملہ آور ہو تو اس کا مقابلہ کرنا یعنی جہاد بالسیف کرنا بھی فرض ہے اور یہ بھی بہت بڑی عبادت ہے۔

جہاد بالسیف ہر جنگ کا نام نہیں بلکہ اس مخصوص جنگ کا نام ہے جو راہِ خدا میں ہو، حکمِ خداوندی کے ماتحت ہو، مظلوم مسلمانوں کی طرف سے ہو۔ ایسی دفاعی جنگ ہو جس کی ابتداء کفّار نے کی ہو۔ ایسی جنگ یعنی جہاد بالسیف کے لئے تقویٰ اشد ضروری ہے اور ایسی جنگ میں اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت مومنوں کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ یہ شرائط جن کی طرف ان سطور میں اشارہ کیا گیا ہے خود آیات قرآنیہ سے ثابت ہیں۔ پس ہر لڑائی اسلام کا مقرر کردہ جہاد بالسیف نہیں بلکہ وہ خاص لڑائی جہاد ہے جو اسلامی قانون کے مطابق ہوتی ہے۔ جہاد ایک عبادت ہے معمولی جنگ نہیں ہے جس طرح نماز کے لئے شرائط مقرر ہیں اسی طرح جہاد کے لئے شرائط مقرر ہیں۔ اگر کوئی شخص بے وضو نماز شروع کر دے اور دوسرا اسے سمجھائے کہ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو پہلے شخص کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں کہ دوسرے کو نماز کا منکر قرار دے دے۔ اسی طرح اگر ایک شخص دوسرے کو طلوعِ آفتاب یا غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرے تو وہ شور مچا دے کہ دیکھو یہ شخص نماز کا منکر ہے اور مجھے نماز پڑھنے سے روک رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا شخص اگر اسلامی تعلیم سے ناواقف نہیں تو وہ یقیناً از راہِ شرارت یہ اعتراض کر رہا ہے۔ یہی حال جہاد کا ہے۔ جب تک اسکی مقررہ شرائط پوری نہ ہوں جہاد کا دعویٰ ایسا ہی ناجائز ہے جیسا تندرست آدمی کا بے وضو نماز پڑھنے پر اصرار کرنا۔ اور جب شرائط پوری ہو جائیں جہاد سے منہ پھیرنا ایسا ہی جُرم ہے جیسا نماز کا ترک کرنا۔ پس جہاد بالسیف اپنے وقت پر اسلام کا رُکن ہے اور اس کا بجالانا ہر مومن کا فرض ہے۔ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۹۵۰ء میں فرمایا تھا کہ:-

(۱) " اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جن اُمور کو اسلام نے ایمان کا اہم ترین حصّہ قرار دیا ہے ان میں سے ایک جہاد بھی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص جہاد کے موقع پر پیٹھ دکھاتا ہے وہ جہنّمی ہے۔"

(۲) " جیسے نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح دین کی خاطر ضرورت پیش آنے پر لڑائی کرنا بھی فرض ہے۔"

(تقریر مندرجہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء صفحہ ۱۳، ۱۴)

پس جماعتِ احمدیہ کے نزدیک جہاد بالسیف بھی اپنے وقت پر فرض ہے اور ایک دینی عبادت ہے اسلام کے اہم ارکان میں شامل ہے۔

پھر جماعتِ احمدیہ کا بنیادی عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور قرآن مجید کا کوئی حکم تبدیل نہیں ہو سکتا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ:-

" تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶)

اس تعلیم کی روشنی میں جماعتِ احمدیہ کا موقف یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کے ہر حکم کی پابند ہے۔ قرآن مجید نے جہاد بالسیف کا بھی حکم دیا ہے اور شرائط کے پائے جانے کی صورت میں اسے فرض ٹھہرایا ہے اس لئے یہ قطعاً ممکن نہیں کہ جماعتِ احمدیہ جہاد کی منکر ہو۔ وہ جہاد کی قائل ہے اور شرائط کے تحقق کی صورت میں اسے فرض یقین کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستّر سال پیشتر متحدہ ہندوستان میں پُر امن حالات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ:-

" ان وجوہ الجهاد معدومة فی هذا الزمن وهذه البلاد فالیوم حرام علی المسلمین ان یحاربوا للدین وان یقتلوا من کفر بالشرع المتین فان الله صرح حرمة الجهاد عند زمان الامن والعافیة۔

ترجمہ:- جہاد (بالسیف) کے اسباب و موجبات اس زمانہ میں اور اس ملک میں موجود نہیں ہیں اس لئے آج مسلمانوں پر حرام ہے کہ دین کے نام پر جنگ کریں اور شرعِ متین کے نہ ماننے والوں کو قتل کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امن اور عافیت کے زمانہ میں حرمتِ جہاد کی تصریح فرمائی ہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۳)

اس فتویٰ التواءِ جنگ میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جہاد بالسیف شرائط کے پائے جانے پر ضرور فرض ہوتا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں چونکہ وہ شرائط پائے نہیں جاتے تھے اس لئے اسوقت جہاد بالسیف فرض نہیں تھا۔ امن و عافیت کے زمانہ میں از روئے قرآن مجید جہاد بالسیف فرض نہیں ہوتا اس لئے جب تک امن کا زمانہ رہے گا جہاد بالسیف ملتوی رہے گا۔ البتہ دیگر اقسام جہاد مثلاً جہادِ اکبر یعنی اصلاحِ نفس اور جہادِ کبیر یعنی تبلیغِ دین جاری رہیں گے اور جب حالات بدل جائیں گے۔ دشمن حملہ آور ہوں گے اور امن و عافیت کی بجائے فتنہ و فساد شروع ہو جائے گا۔ جبر و تشدّد کا آغاز ہو جائے گا تو اس وقت جہاد بالسیف پھر فرض ہو جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:-

" اِس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دینِ اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں۔ یہی جہاد ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام حضرت میر ناصر نواب صاحب مندرجہ رسالہ درود شریف مصنفہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

اس اقتباس کے آخری فقرہ سے صاف ظاہر ہے کہ جہاد کی خالص روحانی صورت اسوقت تک ہے جب تک حالات بدل نہ جائیں لیکن جب اللہ تعالیٰ " دوسری صورت" پیدا کر دے۔ دشمن مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں اور تلوار کے ذریعہ مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیں تو اس وقت جہاد بالسیف کی فرضیت پھر عود کر آئے گی اور مسلمانوں پر تلوار کا جہاد فرض ہو جائے گا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرما چکے ہیں کہ:-

وأمرنا ان نعد للكافرين كما يعدون لنا ولا نرفع الحسام قبل ان نقتل بالحسام

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کافروں کے مقابلہ کے لئے اسی طرح پوری تیاری کریں جس طرح وہ تیاری کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ ہم اس سے پہلے تلوار نہ اٹھائیں جب تک ہمیں تلوار سے قتل نہ کیا جائے۔"

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۹)

اس عبارت سے عیاں ہے کہ تلوار کے

جہاد کے بارے میں جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر دشمن مسلمانوں پر قوت کے ذریعہ اور تلوار کے ساتھ حملہ آور ہو تو مسلمانوں کو بھی حکم ہے کہ تلوار سے مقابلہ کریں یہی جہاد بالسیف ہے۔ جو دفاعی رنگ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو اس کے بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی علمبردار ہے قرآنی تعلیمات کی پابند ہے۔ قرآن مجید نے جن شرائط کے ساتھ جہاد بالسیف کو فرض قرار دیا ہے انہی کے مطابق وہ اسے فرض جانتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہے۔ بھارت اور پاکستان بننے کے بعد ہمارے ملک کے حالات بدل گئے ہیں۔ بھارت کی ظالم حکومت نے کشمیری مسلمانوں پر ظلم کی انتہا کر دی ہے۔ پھر بھارتی فوجوں نے پاکستان پر ابتداءً حملہ کر دیا ہے۔ اب ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق قرآنی شریعت کی رو سے مسلمانوں پر مقابلہ فرض ہے۔ یہ جہاد بالسیف کا وقت ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ اپنے ملکی اور ملی دفاع میں جان و مال سے شریک ہوں۔ یہی قرآن مجید کا حکم ہے۔ اور یہی جماعت احمدیہ کا واضح موقف ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

ایک ضروری سوالنامہ کے متعلق یاد دہانی

نظارت اصلاح و ارشاد نے صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۵ ع م کی تعمیل میں جماعتہائے احمدیہ کو پردہ خواتین کے متعلق سوالنامہ بھجوایا تھا۔ یہ سوالنامہ الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں بھی ہو چکا ہے۔ جوابات موصول ہو رہے ہیں۔ مگر ابھی تک مغربی پاکستان کی جماعتوں میں سے بعض بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے جواب موصول نہیں ہوا۔ ذیل کی جماعتیں خاص طور پر ہماری مخاطب ہیں۔ کیمل پور۔ بہاولپور۔ خانپور۔ جہلم۔ چکوال۔ جھنگ مگھیانہ۔ چنیوٹ۔ ڈیرہ غازیخان۔ جام پور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ راولپنڈی۔ گوجرخان۔ مری واہ کینٹ۔ مردان۔ بالاکوٹ۔ پشاور۔ ٹوپی۔ رسالپور چھاؤنی۔ مانسہرہ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں نوشہرہ چھاؤنی۔ سرگودہا۔ بھلوال۔ بھیرہ۔ چک ۹ پنیار۔ کوٹ مومن۔ منڈی بھلوال۔ خوشاب سلانوالی۔ شاہ پور۔ باندھی۔ نواب شاہ۔ جیکب آباد۔ ڈگری۔ بدین۔ روہڑی۔ سانگھڑ۔ تلہار کراچی۔ کرونڈی۔ کنری۔ گوٹھ ننھے خاں۔ خیرپور۔ حسن باڈہ۔ میرپور خاص۔ سیالکوٹ۔ چونڈہ قلعہ سوبھا سنگھ۔ کلاسوالہ۔ سمبڑیال۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ نارووال۔ چھور چک ۱۱۷۔ ظفروال شیخوپورہ۔ شاہدرہ۔ گرمولا ورکاں۔ آنبہ۔ ننکانہ صاحب۔ باغ (پونچھ) کوٹلی۔ مظفرآباد۔ گجرات۔ منڈی بہاء الدین۔ کھاریاں۔ لالہ موسیٰ۔ شادیوال۔ فتح پور۔ گوجرانوالہ۔ ترگڑی تلونڈی راہوالی۔ رسول نگر۔ وزیرآباد۔ ننوکی۔ چونیاں۔ رائے ونڈ۔ سلطانپورہ۔ سول لائن قصور۔ کوٹ رادھاکشن۔ ماڈل ٹاؤن۔ محمد نگر۔ لائلپور۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ کمالیہ۔ گھسیٹ پور جڑانوالہ۔ سمندری۔ مظفرگڑھ۔ علی پور۔ لیہ۔ ملتان شہر و چھاؤنی۔ شجاع آباد۔ لودھراں وہاڑی۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ صدر گوگیرہ۔ میانوالی۔ کالا باغ۔ کندیاں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ٹینک

دنیا میں ہر چیز نے ادنیٰ حالت سے ترقی کر کے کمال حاصل کیا ہے۔ یہی حال جنگوں اور اس میں استعمال ہونے والے اسلحہ جات کا ہے ان آلات حرب میں سے ایک ٹینک ہے انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ دشمن پر اس طرح حملہ کرے کہ اس کو نقصان پہنچائے اور خود محفوظ رہے اسی بنا پر وہ دور سے دشمن پر حملہ کرنے کی تدبیر کرتا ہے اسی لحاظ سے آلات حرب وجود میں آتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی اس میں تبدیلیاں ہوتی رہیں گی۔

ابتداء میں فوج کی ایک ہی صورت ہوتی تھی یعنی پیدل فوج اور یہ مختلف ہتھیار استعمال کرتی رہی۔ مثلاً تلوار نیزہ۔ برچھی۔ چھوی کلہاڑی وغیرہ پھر ترقی کر کے تیر و تفنگ اور پتھر پھینکنے والی توپ ایجاد کی گئی۔

فوج کے دو حصے

بعد میں سواری کی حالت میں لڑائی لڑی جانے لگی۔ اور یہ طریقہ جنگ پیدل فوج کی نسبت بھی اور پیدل فوج کے مقابلہ پر بھی کامیاب ثابت ہوا۔ تب فوج کے دو حصے ہو گئے پیدل اور رسالہ۔

رسالہ اپنی پیدل فوج کا معاون دستہ تھا۔ اور دشمن کی پیدل فوج کی پیش قدمی روکنے میں بڑا کامیاب تھا۔ لیکن پیدل فوج اپنے دفاع کے لئے کئی حیلے کرتی رہی۔ مثلاً چاروں طرف سے سوار فوج پر بھرپور حملے کرنے سے جانور بدک جاتے۔ لیکن رسالہ فوج بھی اس کا ازالہ کرتی رہی۔ انہوں نے گھوڑوں اور ہاتھیوں کو زرہیں پہنا پہنا کر اور رتھوں کے ذریعہ اپنی فوقیت و برتری کو قائم کیا۔ اور آجکل کا ٹینک ابتداء کے اسی زرہ پوش ہاتھی کے قائمقام ہے۔ یہ ایسی مشین ہے اس کے لئے سڑک کی ضرورت نہیں۔ عام بندوق کی گولی یا گولہ اسکو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس میں بیٹھے ہوئے جوان اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔

ٹینک کا موجد

سب سے پہلے یہ مشین ۱۹۱۷ء میں ایک برطانوی افسر کرنل سوئنٹن Swinton نے بنائی۔ جس کا نام ٹینک رکھا گیا۔ اس کی رفتار چار میل فی گھنٹہ تھی۔ یہ مشین اس وقت ایجاد کی گئی جب دوسری عالمی جنگ میں مشین گنوں کی فائرنگ سے پیدل فوج مفلوج ہو کر رہ گئی تھی یہ ٹینک دس فٹ چوڑی خندق کو پھلانگ سکتا تھا۔ دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کے پاس بہت مضبوط اور عمدہ ٹینک تھے۔ جن کی مدد سے وہ سارے یورپ پر چھا گیا۔

آج تک جو ٹینک استعمال ہو چکے ہیں ان کی قسمیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ ٹٹیرہ (Tetrarch) اس کا وزن ۷½ ٹن اور رفتار ۲ میل فی گھنٹہ تھی۔ اس پر دو پونڈ گولے والی توپ نصب تھی اس میں ایک آلہ بھی لگا ہوا تھا جس کی مدد سے گولے کی رفتار اور زرہ توڑنے کی طاقت بڑھ جاتی تھی۔

۲۔ کروزر (Crusader) اس کی رفتار ۲۰ میل فی گھنٹہ تھی اس کا گولہ چھ پونڈ ہوتا تھا اور اس پر ۷۵ ملی میٹر کے دہانے کی توپ لگی ہوئی تھی

۳۔ شرمن ٹینک۔ اس میں ۷۵ ملی میٹر کی ایسی توپ لگائی گئی تھی جس سے زرہ شکن اور زور سے پھٹنے والے گولے چلانے کا کام لیا جاتا تھا۔

۴۔ شرمن ٹینک ۲۔ شرمن سے زیادہ وزنی ہے۔ اس کی توپ ۱۷ پونڈ کا گولہ چلاتی ہے۔ اس کی رفتار ۳۰ میل فی گھنٹہ تھی۔

۵۔ چرچل ٹینک۔ اس کی توپ ۹۵ ملی میٹر دہانے کی تھی۔ زرہ مضبوط اور موٹی تھی اسکی رفتار ½ ۱۳ میل فی گھنٹہ تھی۔

۶۔ شرمن ڈی۔ ڈی۔ یہ خشکی اور پانی دونوں پر چل سکتا تھا۔ اس پر ربڑ کی ایک پوشش چڑھا کر دریا یا سمندر میں ڈال دیا جاتا۔ اور یہ کنارے تک پہنچ جاتا۔ پھر اس کی پوشش اتار کر خشکی پر چلایا جاتا۔

۷۔ چرچل کروکوڈائیل۔ اس ٹینک کے ذریعہ دشمن پر جو مضبوط مورچوں اور قلعہ بند ہو آگ برسائی برسائی جاتی۔ تا دشمن باہر نکل آئے یا اندر ہی جل کر تباہ ہو جائے۔

۸۔ ٹائیگر جی ماڈل۔ یہ جرمنوں کا ٹینک ہے اس کی رفتار ۲۳ میل فی گھنٹہ ہے۔ اور بڑا وزنی اور مضبوط ہے۔

۹۔ رائل ٹائیگر۔ یہ اتحادیوں نے تیار کیا جو ٹائیگر ماڈل جی سے زیادہ مضبوط اور وزنی تھا۔ اس کا زرہ شکن گولہ ½۲۲ کا تھا۔ یہ دشوار گذار زمین پر چل سکتا تھا۔

۱۰۔ پینتھر (Panther) یہ جرمن نے اتحادیوں کے مقابل بنایا جو رائل ٹائیگر سے تیز رفتار تھا۔ لیکن دشوار گذار پر نہ چل سکتا تھا

۱۱۔ ٹائیگر ماڈل ای۔ یہ جرمنی ٹینک ۵۶ ٹن وزنی تھا لیکن تنگ راستوں پر نہ چل سکتا تھا۔

۱۲۔ اسٹالن ٹینک یہ روسی ٹینک ہے۔ بہت طاقتور اور اعلیٰ قسم کا ہے اسکی چادر ۴ چھ انچ موٹی فولادی ہے اور اس کی توپ کا دہانہ پانچ انچ ہے

۱۳۔ ۱۴۔ ۳۴۔ T یہ بھی روسی ٹینک ہے۔

۱۴۔ سنچورین۔ یہ برطانوی ٹینک ہے

۱۵۔ پیٹن۔ یہ ٹینک امریکی ہے

موخر الذکر تینوں ٹینک آج کل بہترین ٹینک سمجھے جاتے ہیں۔

ٹینک کے بچاؤ یا اس کو تباہ کرنے کے آلے بھی موجود ہیں۔

نمبر ۱ ایک ٹینک شکن بندوق ہے جس کی گولی تین سو گز تک مار کر سکتی ہے۔ اسکی گولی گھی انچ موٹی چادر کو توڑ کر پار ہو سکتی ہے۔ یہ بندوق ایک سپاہی آسانی سے اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بارودی سرنگیں اسکے حملے سے بچاؤ کے لئے بچھائی جاتی ہیں۔ ہوائی حملے سے بھی اس کو تباہ کیا جاتا ہے

بعض قدرتی اسباب ہیں وہ بارشیں اور دلدل ہیں چنانچہ جرمنی کی ناکامی روس کے مقابلہ میں اسی وجہ سے ہوئی کہ جب سردی شروع ہوئی تو برف باری اور دلدل نے ٹینکوں کو بیکار کر دیا اور روس کے ہزاروں اسپ سواروں نے جرمن فوج کو بے بس کر دیا۔

(ماخوذ رسالہ ''دور حاضر کا اسلحہ جنگ'')

(۲ بشیر بی۔ اے قمر نوجرہ)

چھمب میں پاکستانی فوجوں نے بھارت کی شہ رگ کو اپنی آہنی گرفت میں لے لیا

"پاکستانیوں کی کامیابی کا راز ان کے نصب العین اور جذبہ جہاد میں مضمر ہے" لندن آبزرور کی رپورٹ

لندن (ڈاک سے) مشہور برطانوی روزنامہ "آبزرور" میں اس کے نامہ نگار خصوصی پیٹرک سیل کا ۷ ستمبر کو چھمب کے محاذ سے بھیجا ہوا ایک مراسلہ شائع ہوا۔ یہ اخبار اب پاکستان پہنچا ہے۔ اس میں پیٹرک سیل نے اس سیکٹر میں پاکستانی فوج کی تیز پیش قدمی بھارتی فوج کی ہزیمت اور پسپائی کا آنکھوں دیکھا حال لکھا ہے۔ پیٹرک سیل نے بھارتی فضائیہ کے نیٹ اور مگ ۲۱ طیاروں کے مقابلے میں پاک فضائیہ کے سیبر جیٹ طیاروں کے فضائی معرکوں کی خاص طور پر تعریف کی اور چھمب کے علاقے میں پاکستانی حملہ بھارتی افواج کی شہ رگ پر چھری رکھ دینے کے مترادف قرار دیا۔

پیٹرک سیل نے اپنے مراسلہ میں لکھا پاکستانی فوج کی یلغار گزشتہ رات بھی جاری رہی۔ گزشتہ بدھ کو علی الصبح جب پاکستانی حملہ آور فوج نے فائر بندی کی لائن پار کی وہ آج شام تک بھارتی مقبوضہ علاقے میں بیس میل پیش قدمی کر چکی ہے اور اب آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ البتہ آج تیسرے پہر بھارتی فضائیہ نے بڑھتی ہوئی پاکستانی فوج کے اگلے دستوں پر چھپ چھپ کر حملے کرنے کے لئے مگ ۲۱ قسم کے فائٹر طیاروں کی معیت میں اپنے ہنٹر بمبار بھی بھیج دیئے ہیں یہاں سے صرف بیس میل آگے جموں پونچھ روڈ واقع ہے جو سال بھر کارآمد رہتی ہے اور جو بھارتی فوج کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ قابل غور حقیقت یہ ہے کہ بھارتی فوج اب تک جوابی حملہ نہیں کر سکی۔ پاکستان کی پیش قدمی اتنی اچانک اور شدید تھی کہ بھارتی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے۔ پاکستانیوں کے حوصلے بہت بلند ہیں اور پاکستانی افسر اپنی فوج کی کارکردگی سے بہت خوش دکھائی دیتے ہیں۔

جموں پہنچنے سے پہلے پاکستانی فوج کو اکھنور پر قبضہ کرنا ہوگا جہاں بڑے مضبوط بھارتی مورچے ہیں۔ رات بھر پاکستانی ٹینکیں گرد و غبار کی گھٹاؤں اور گاڑیوں کے شور اور توپوں کی گرج میں برابر میدان جنگ کی طرف بڑھتی رہی ہیں یہ کوئی سرحدی جھڑپ نہیں ہے بلکہ پورے پیمانے پر گھمسان کی جنگ ہے جو رن آف کچھ کی لڑائی کے مقابلہ میں کہیں بہت بڑی لڑائی ہے۔ پاکستانی فوج نے ایسے مقام پر دھاوا بولا ہے جس کا بھارتی فوج کو وہم و گمان بھی نہ تھا کیونکہ یہ حملہ بھارتی مقبوضہ کشمیر کے اس جنوب مغربی گوشے پر ہوا ہے جہاں پنجاب کا میدانی علاقہ پہاڑ کے دامن سے آن ملتا ہے یہ حملہ ایک طرح سے بھارت کی ان تین جارحانہ کارروائیوں کے جواب کی حیثیت رکھتا ہے جو بھارت نے پچھلے مہینے کر لی، ٹیٹوال اور درہ حاجی پیر میں کی تھیں مگر پاکستانی فوج کا مقصد محض ایک بلند مقام قلعہ پر قبضہ کر لینا نہیں بلکہ یہ حملہ سارے مقبوضہ کشمیر پر بھارتی تسلط کے حق میں ایک چیلنج کی نوعیت رکھتا ہے۔

پاکستانی فوج نے میدان میں پیش قدمی کرنے میں یوں پھرتی دکھائی ہے گویا جنگی نقل و حرکت کوئی کتابی درس تھا جسے فوج نے ازبر کر رکھا تھا اور اسے مشق کی طرح دہرا ڈالا۔ بدھ کے حملے میں پاکستانی فوج بالکل تھوڑی سی تھی اس کی تعداد بمشکل ایک بریگیڈ کے برابر ہوگی۔ جس کے ساتھ ٹینک اور توپیں بھی تھیں لیکن اس کی پیش قدمی میں بلا کی تیزی تھی اور اس کا حملہ نہایت زبردست اور کارگر تھا۔ میں پچھلے بیس گھنٹوں میں محاذ پر مواصلات کے ساتھ ساتھ کئی بار گیا اور کئی بار واپس آیا ہوں۔ میں نے صرف ایک مقام پر انفنٹری کے دس جوانوں کو پیدل چلتے دیکھا ورنہ باقی ساری پاکستانی فوج ٹرکوں اور مسلح گاڑیوں پر آگے جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ بیدل وائرلیس گاڑیاں تھیں اور سیپرز ساتھ ہی ساتھ اس شان استغنا سے ٹیلیفون کے کھمبے اور تار لگاتے چلے جا رہے تھے گویا وہ غیر مرئی طاقت کے مالک ہیں۔ میں نے محاذ پر کہیں بھی پاکستانی جوانوں کو تھکان سے لڑکھڑا کر چلتے نہیں دیکھا مجھے ان میں کوئی افراتفری نظر نہیں آ سکی اور نہ میں نے کسی جگہ مایوس اور ناامید فوجیوں کے گروہ دیکھے پاکستانی فوج کا جرنیل ہیلی کوپٹر میں بیٹھ کر درختوں کی چوٹیوں کے برابر ساتھ ساتھ پرواز کر رہا تھا۔

پاکستانی فوج کی یہ پیش قدمی دیکھ کر بڑا لطف آتا تھا لیکن جب کسی چھوڑے ہوئے بھارتی مورچے میں لمبے لمبے بالوں والے سکھ فوجی کی لاش پر گدھ منڈلاتے نظر آتے تو لطف عبرت میں بدل جاتا۔

پاکستانی فوج کی کامیابی کا راز دراصل اس کے اچانک حملے اس کی تیز نقل و حرکت اور تابڑ توڑ اور تیز فائرنگ میں مضمر تھی۔ اس کے علاوہ یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ پاکستانی فوج نے چھاپہ مار مجاہدوں سے خوب کام لیا ہے کشمیری مجاہدین کی کارروائیاں بھی پاکستانی فوج کو دائیں اور بائیں بازو سے خاصی مدد پہنچاتی رہی ہیں۔ مگر پاکستانی فوج کی کامیابی کا سب سے بڑا اور اصل راز اس کا نصب العین اور جذبہ جہاد ہے میں نے بار بار پاکستانی جوانوں کا یہ نعرہ سنا کہ کشمیر ہرگز بھارت کی میراث نہیں ہے ہم اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے جہاد کر رہے ہیں۔ پاکستان کا کہنا بھی یہی ہے کہ بھارتی غلامی کی زنجیریں توڑنے کے لئے بھارت کے خلاف مجاہدین کشمیر نے علم جہاد بلند کیا۔ اور پاکستان کی فوجیں محض جنگ آزادی کی اعانت کے لئے آئی ہیں۔ گزشتہ شب پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی پرجوش تقریر میں کہا ہے "پاکستان کے دس کروڑ باشندوں نے کشمیر کے باشندوں . . . . کے ساتھ جو عہد و پیمان کر رکھے ہیں انہیں وہ پورا کر کے رہیں گے۔ اس محاذ پر آنے والی فوجیں لہلہاتے کھیتوں والے علاقے سے گزر کر آ رہی ہیں لیکن فائر بندی کی لائن کے پاس پہنچ کر وہ علاقہ شروع ہو جاتا ہے جہاں اس سال سے بجز لمبی گھاس اور جھاڑیوں کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا اور جہاں ہل چلانا تو کجا کبھی مویشی بھی چرتے ہوئے نہیں دیکھے گئے۔ یہاں لگتا ہے کہ ایسے نظارے بھی ملتے ہیں۔ کہ درخت کے نیچے بھارتی فوج کے قیدی بیٹھے ہیں اور پاس ہی ایک پاکستانی طیارہ انہیں مورچوں کے پیچھے کیمپ میں پہنچانے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ پچھلے ہفتے پاکستانی فوج نے یلغار کی تو اس کا نشانہ چھمب ہی تھا جو پنجاب کے میدانی علاقے والے راستے میں زبردست بھارتی مورچہ تھا۔ اس کی حفاظت پر بھارت کا ۱۹۱ انفنٹری بریگیڈ مامور تھا۔ جس کے ہمراہ ٹینکوں کے کئی سکواڈرن میدانی توپ خانے کی پوری رجمنٹ ایک درمیانہ درجہ کا توپ خانہ اور مشین گنوں کی پوری کمپنی بھی تھی پاکستانی انفنٹری نے ٹینکوں کی مدد سے علی الصبح حملہ کیا۔ یہ ٹینکوں کی لڑائی کے لئے نہایت شاندار محاذ تھا۔ کیونکہ اس کے ایک طرف دھان کے کھیت تھے دوسری طرف پہاڑ کا دامن ہے چھ گھنٹوں کے اندر اندر بھارتیوں کے زمین دوز پکے مورچے تہس نہس ہو گئے۔ بھارتی پسپا ہو گئے اور فرانسیسی اے ایم ایکس ٹینک اور ۱۳ توپیں پیچھے چھوڑ گئے یہاں پہلا فضائی معرکہ ہوا چار بھارتی ویمپائر جیٹ حملہ کرنے آئے پاکستانی ۸۶ الف طیاروں نے چاروں کے چاروں مار گرائے، اس کے بعد پاکستانی فوج ایک ہی ریلے میں دریائے توی کے کنارے پہنچ گئی۔ جسے اس نے جمعرات کو پار کر لیا۔ کل پاکستانی فوج چھمب سے دس میل مشرق کی طرف پہنچ کر اکھنور کی طرف

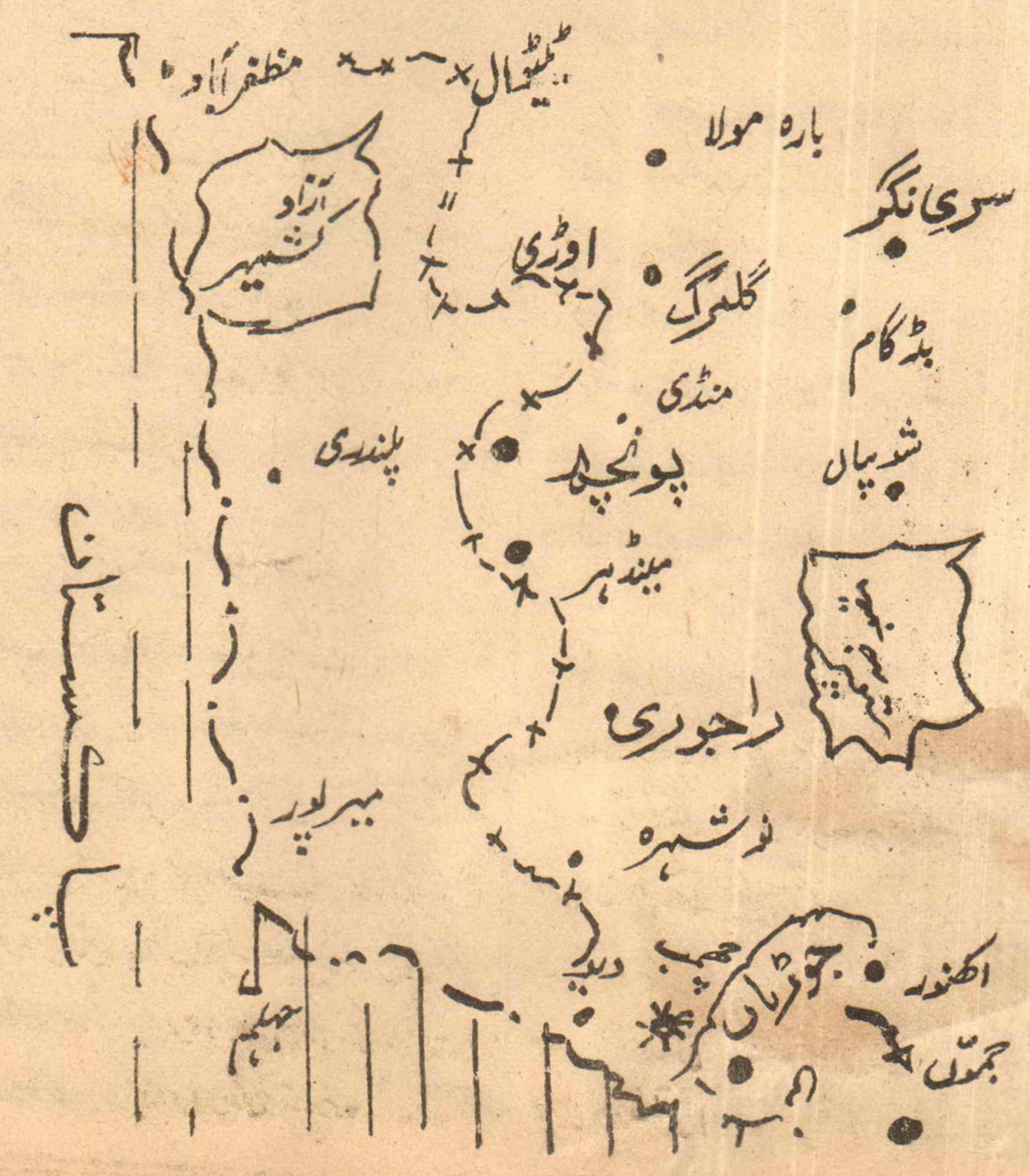

مقبوضہ کشمیر میں مختلف جگہوں پر محبانِ وطن اور پولیس کے درمیان متعدد تازہ جھڑپیں

وادی کے دیہات میں بھی مظاہرے شروع ہو گئے جگہ جگہ دستی بم پھٹنے کے واقعات

سری نگر۔ ۲۰ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر میں مختلف جگہوں پر محبانِ وطن اور پولیس کے درمیان تازہ جھڑپیں ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ یہ مظاہرین رائے شماری کے حق میں اور بھارتی سامراج کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ مظاہرے نہتے عوام پر پولیس کی اس اندھا دھند فائرنگ کے خلاف کئے گئے جو اس نے پرسوں حضرت بل کی درگاہ کے سامنے مظاہرین پر کی تھی۔ کل دن بھر طلباء کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں سری نگر میں مظاہرے کرتی رہیں۔ پولیس نے ان طلباء کا پیچھا کرتے ہوئے تنگ گلیوں میں جانے کی جرأت نہیں کی۔ کیونکہ اسے پتھراؤ کا ڈر تھا۔ طلباء چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں بٹ کر کئی دفعہ مارچ کرتے ہوئے جامع مسجد اور درگاہ معلّٰی کی طرف گئے۔ پولیس نے انہیں منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس استعمال کی اور بار بار لاٹھی چارج بھی کیا۔ یاد رہے فوج اور پولیس نے جامع مسجد و درگاہ معلّٰی کو پہلے سے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ پورے مقبوضہ کشمیر میں صورتحال انتہائی نازک ہو گئی ہے۔ کیونکہ وادی کے دیہات میں بھی مظاہرے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ کل متعدد گاؤں میں ہزاروں آدمیوں نے رائے شماری کے حق میں اور بھارتی سامراج کے خلاف مظاہرے کئے۔ ان مظاہروں پر قابو پانے کے لئے جگہ جگہ فوج اور پولیس گشت کر رہی ہے پولیس پر دستی بم پھینکنے کی بھی اطلاعات ملی ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت نے طالب علموں کے بہت سے لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے ۱۸ اکتوبر کو درگاہ حضرت بل کے سامنے مظاہرہ کر کے پولیس پر پتھراؤ کیا اور متعدد کاریں اور جیپیں وغیرہ توڑ دیں۔ کل پولیس نے درگاہ حضرت بل کے آس پاس کے مکانوں کی تلاشی لی اور ان کا سامان تباہ کر دیا۔

ڈیلی ٹیلیگراف کے نمائندے نے دہلی سے اطلاع دی ہے کہ ہندوستان کی حکومت اس صورت حال پر بہت پریشان ہے کہ سری نگر یونیورسٹی کے چار ہزار طلباء نے سری نگر اور اننت ناگ میں خفیہ ٹھکانے قائم کر رکھے ہیں جہاں سے وہ تحریک آزادی کی سرگرمیوں کو کنٹرول کر رہے ہیں طلباء نے محاذ رائے شماری کا کنٹرول بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ان کی سرگرمیاں روز بروز شدت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔

ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے سری نگر سے اطلاع دی ہے کہ کل سری نگر میں بھارتی فوج اور پولیس کے مظالم کے خلاف احتجاج کے طور پر جامع مسجد اور درگاہ معلّٰی سے سیاہ ۴

ہماری فضائیہ بھارتی جارحیت کے مقابلہ کے لئے تیار ہے

پشاور ۲۰ اکتوبر: ایئر مارشل نور خان نے کہا ہے کہ ہندوستان کے خلاف سترہ روزہ جنگ کے بعد ہماری فضائیہ اب بھی پہلے کی طرح صحیح و سالم ہے اور ہم زیادہ موثر طریقے پر ہندوستانی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ فضائی فوج کے کمانڈر انچیف نے ملکی اور غیر ملکی نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ ان نامہ نگاروں کو کل فضائیہ کے ہوائی اڈے دکھائے گئے اور انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ اڈے اور ان سے متعلقہ فوجی ادارے معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں اور ہندوستانی طیاروں کے گرائے ہوئے بموں میں سے ایک بھی کسی بھی ہوائی اڈے کے قریب تک نہیں گرا۔

۴ جھنڈے لہرائے گئے۔ محاذ رائے شماری کے لیڈر مولانا مسعودی نے الزام لگایا ہے کہ بھارتی فوج اور پولیس نے جامع مسجد اور درگاہ معلّٰی کی بے حرمتی کی ہے۔ دریں اثناء سری نگر میں کرفیو کی میعاد میں مزید پندرہ یوم کا اضافہ کر دیا گیا ہے کرفیو ۱۵ اگست سے شروع ہوا تھا۔

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلہ میں سلامتی کونسل کے نئے صدر نے مذاکرات شروع کر دیئے

امریکہ اور روس کے نمائندوں نیز کونسل کے پانچ غیر مستقل اراکین سے بات چیت

نیویارک ۲۰ اکتوبر۔ سلامتی کونسل کے نئے صدر سینیٹر بکٹر نے جو یوراگوائے کے نمائندہ ہیں کشمیر کا تنازعہ طے کرنے کے لئے جو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑے کا اصل سبب ہے سلامتی کونسل کے ممبران سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ کل انہوں نے امریکہ اور روس کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ بعد ازاں انہوں نے سلامتی کونسل کے پانچ غیر مستقل ممبر ملکوں کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا اور ان سے بھی تنازعہ کشمیر کے تصفیہ سے متعلق بات چیت کی۔ آج شام یوراگوائے کے نمائندہ کے دفتر میں غیر مستقل اراکین کا ایک اور اجلاس ہونے والا تھا۔

دنیا بھر کے ملک تنازعہ کشمیر کے منصفانہ تصفیہ کے خواہشمند ہیں

ٹوکیو میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سٹوورٹ کی تقریر

ٹوکیو ۲۰ اکتوبر۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سٹوورٹ نے کہا ہے کہ دنیا بھر کے ممالک چاہتے ہیں کہ کشمیر کے تنازعہ - - - - کا جو ہندوستان اور پاکستان کی باہمی مخاصمت کا بنیادی سبب ہے منصفانہ تصفیہ ہو جائے۔ وہ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں ایشیائی معاملات کی تحقیقاتی کونسل سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا سارے ہی ملکوں کی یہ خواہش ہے کہ کشمیر کا تنازعہ جلد سے جلد طے ہو جائے تاکہ ہندوستان اور پاکستان دونوں اپنے آپ کو تعمیری ترقی کے کاموں کے لئے وقف کر سکیں۔ انہوں نے کہا برطانیہ سلامتی کونسل کا مستقل رکن اور دولت مشترکہ کا ممبر ہونے کی حیثیت میں کشمیر کے تنازعہ کو طے کرنے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی کوششوں میں ان کا ساتھ دیتا رہے گا

ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں وحشت و بربریت کا بازار گرم کر رکھا ہے

سیکرٹری جنرل کے نام سید امجد علی کا تازہ مکتوب

نیویارک ۲۰ اکتوبر۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کو مطلع کیا ہے کہ ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں وحشت و بربریت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب جناب سید امجد علی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان کو ایک خط بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہندوستانی فوج اور پولیس کشمیر میں نہتے شہریوں پر اندھا دھند فائرنگ کر رہی ہے نیز اس نے گاؤں کے گاؤں جلا ڈالے ہیں اور ان کے باشندوں کو مسلسل آزاد کشمیر کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ سید امجد علی نے لکھا ہے یہ سب واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستان کی حکومت ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

جناب سید امجد علی نے ایک اور خط میں مسٹر اوتھان سے مطالبہ کیا ہے کہ بھارت بے گناہ کشمیری مسلمانوں پر جو بے پناہ مظالم ڈھا رہا ہے وہ ان کی تحقیقات کے لئے اپنا ذاتی نمائندہ مقبوضہ کشمیر بھیجیں۔

جناب سید امجد علی نے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نمائندہ آزاد کشمیر کے ان مہاجر کیمپوں کا بھی معائنہ کرے جن میں مقبوضہ ... سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کو جگہ دی گئی۔

پاکستانی فضائیہ نے بھارت کے ۱۱۰ طیارے تباہ کئے ہیں

پشاور ۲۰ اکتوبر۔ فضائی افواج کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل نور خان نے ملکی اور غیر ملکی اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ پاکستانی فضائیہ نے بھارتی فوج کے ایک سو دس طیارے جن میں طیاروں کی تمام اقسام شامل ہیں مار گرائے علاوہ ازیں انیس طیاروں کو نقصان پہنچایا۔

80
ملتان
۵۲۵۴